www.KitaboSunnat.com

# أسهل التجويد

## في القرآن المجيد


تالیف

استاذ القراء

قاری محمد یحییٰ رسولنگری

ناظم دار القرآن جامعہ عزیزیہ ساہیوال

تحقیق و نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ المقری مولانا القاری محمد عزیر حفظہ اللہ لاہور



ناشر

مکتبہ عزیزیہ

پل بازار — ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

**کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

## ☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

**﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾**

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

# اعــــلان

محترم استاذ القراء قاری محمد یحییٰ رسولنگری کی فنِ تجوید میں دوسری کتاب تحفۃ القراء بہت جلد چھپ کر منظر عام پر آرہی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے قارئین کو اندازہ ہوگا کہ کس قدر جامع اور مسائل پر حاوی ہے۔ کتب فنِ تجوید میں ان شاء اللہ ایک نئے باب کا اضافہ ہوگا۔ انداز بیان سادہ' عام فہم اور نہایت ہی دلنشین ہے۔

**ملنے کے پتے**

- مکتبہ عزیزیہ' پل بازار۔ ساہیوال
- سبحانی اکیڈمی' اُردو بازار۔ لاہور
- رحمانیہ دارالکتب' امین پور بازار۔ فیصل آباد
- مکتبہ ایوبیہ۔ محمدی مسجد' بنس روڈ۔ کراچی
- قرأت اکیڈمی' اُردو بازار۔ لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ [القرآن]

# أسهل التجويد

## في القرآن المجيد

تالیف

استاذ القرآء

**قاری محمد یحییٰ رسول نگری**

ناظم دار القرآء جامعہ عزیزیہ ساہیوال

تحقیق ونظر ثانی

فضیلۃ الشیخ المقری مولانا القاری محمد عزیز صاحب لاہور

ناشر

**مکتبہ عزیزیہ**

پُل بازار — ساہیوال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: أسهل التجويد في القرآن المجيد

تالیف: قاری محمد یحییٰ رسول نگری

ناشر: قاری محمد سالم۔ مکتبہ عزیزیہ پل بازار ساہیوال

اشاعت ششم: جون 2000ء فون: 0441-221765

تعداد: ۱۱۰۰

۲۳۵
۱-۳۲۳
۹۹-۰۰ ۔ ۲۰۰۲
10365
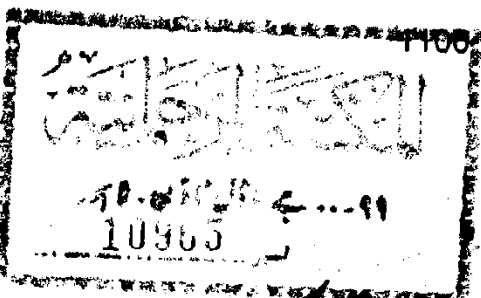
# اظہار تشکر

ادارہ محترم الشیخ القاری محمد ابراہیم میر محمدی فاضل قرأۃ سبعہ وعشرہ خریج جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ جنہوں نے کتاب کی طبع ششم میں نہایت مفید علمی مشوروں سے نوازا۔ موصوف نے تقریباً عرصہ دس سال مدینہ منورہ میں عصر حاضر کے عظیم کبار قراء علماء مصر و سعودیہ وغیرہ کی خدمت میں استفادہ کیا۔ اللہ رب العزت ان کے علم و عمل میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد!

زیر نظر کتاب "اسہل التجوید فی القرآن المجید" قرا بھائیوں کے انتہائی اصرار اور شوق کے تحت لکھی گئی ہے کیونکہ عرصہ سے دوست ایک ایسی کتاب لکھنے پر مجبور کر رہے تھے جو مختصر ہونے کے ساتھ روایتِ حفصؒ کے قواعد پر حاوی ہو اور زبان بھی سادہ اور عام فہم ہو۔

الحمدللہ یہ کتاب ان خصوصیات کے ساتھ تکمیل کو پہنچ گئی۔ اس کو اگر اچھی طرح سمجھ کر پڑھ لیا جائے تو حفصؒ کے قواعد پر مکمل عبور حاصل ہو جائیگا۔ انشاء اللہ امید ہے یہ کتاب طلباء اور شائقینِ فن کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی۔ کیونکہ مختصر قواعد کا یاد کرنا آسان ہوتا ہے۔ عوام الناس بھی اگر ان کو یاد کر کے عمل کریں گے تو ایسی غلطیوں سے محفوظ رہ کر قراءت قرآن پاک کر سکیں گے جن سے فسادِ معنی لازم آتا ہے۔

اس کی تالیف کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور فن تجوید اور علم قراءت کی تبلیغ واشاعت ہے۔ باری تعالیٰ اس حقیر سی خدمت کو قبول فرما کر مقبول انام اور ذریعہ نجات بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

محمد یحییٰ رسولنگری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ارشادِ خداوندی ہے:۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ

ترجمہ:۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب عطا فرمائی اس طریقے سے تلاوت کرتے ہیں جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے۔ (البقرہ: ۱۲۱)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (المزمّل: ۴)

(اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریمؐ کو حکم دیا) اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر تجوید سے پڑھو۔ (تاکہ ہر حرف الگ الگ معلوم ہو۔)

تیسری جگہ فرمایا:۔

قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ

ترجمہ: وہ قرآن جو عربی میں ہے (اس کی عربی عبارت) ہر قسم کی کجی اور خامی سے پاک ہے........ (الزمر: ۲۸)

---

حدیث شریف میں ہے:۔

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا

قرآن مجید کو عرب کے لب لہجہ کے مطابق پڑھو یعنی عربوں کی طرح مخارج اور صفات ادا کرو! (رواہ النسائیؒ و مالک)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُقْرَأَ الْقُرْآنُ كَمَا أُنْزِلَ

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی اس طرح تلاوت کی جائے جس طرح نازل ہوا۔

(رواہ ابن خزیمہ)

حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا (رواہ الدارمی)

ترجمہ: خوبصورت کرو قرآن مجید کو اپنی آوازوں کے ساتھ۔ بے شک اچھی آواز قرآن مجید کے حسن کو زیادہ کرتی ہے۔

مذکورہ بالا آیات اور احادیث شریفہ کی رُو سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کو اگر تجوید کے خلاف تلاوت کرو گے تو اس کی عربیت اور عربوں کا لب ولہجہ سب خراب ہو کر رہ جائے گا۔ کیونکہ ہر زبان کا ایک مخصوص لب ولہجہ ہوتا ہے چونکہ قرآن کریم خالص عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لیے اس کا لب ولہجہ بھی خالص عربوں کی طرح ہونا چاہیے لیکن اگر کوئی شخص کوشش کرے کہ مجھے عربوں کا سا طریقہ ادائیگی حاصل ہو اس کے لیے اس کو فن تجوید کا حاصل کرنا ازحد ضروری ہے کیونکہ عربوں نے اس فن کو اسی لیے مدون کیا ہے کہ قرآن کریم کی صحیح تلاوت کی جا سکے۔

لہٰذا امت پر یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ ہر دور میں ایسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آدمی تیار کرتی رہے جو تجوید اور قرات میں ماہر ہوں۔ اسی لیے علامہ جزری ؒ نے اپنی کتاب مقدمۃ الجزری کے باب "معرفۃ التجوید" میں فرمایا ہے:

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ
مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ

ترجمہ: یعنی علم تجوید کو حاصل کرنا واجب اور ضروری ہے اور جو شخص قرآنِ کریم کو تجوید کے ساتھ نہ پڑھے گا گنہگار ہو گا۔

شلاً کوئی آدمی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کی بجائے اَلْہَمْدُ لِلّٰہِ پڑھے اور اَلْعٰلَمِیْنَ کی بجائے اَلْاٰلَمِیْنَ پڑھے تو ظاہر ہے کہ اس نے قرآن مجید میں تغیر و تبدل کر دیا اور ایسی غلطیوں سے بچنا واجب اور لازم ہے چونکہ قرآن مجید اللہ ربّ العزت کا کلام ہے اور بغیر کسی تغیر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور بالکل ٹھیک اسی طرح صحیح اسناد کے ساتھ ہم تک پہنچا جس طرح قرآن کریم کے حرکات و سکنات اور حروف و کلمات آج تک محفوظ ہیں۔ اسی طرح اس کا طریقہ ادائیگی بھی مِنْ وَ عَنْ اب تک محفوظ ہے اور تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچ رہا ہے۔

مذکورہ بالا آیات اور احادیث سے واضح ہو گیا ہے کہ قرآن مجید تجوید کے ساتھ نازل ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اتارا اور تجوید صحیح عربیت کے ساتھ پڑھنے کا نام ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم افصح العرب اور سب سے بڑے مجود تھے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس لیے جو شخص قرآن کو خلاف تجوید پڑھے گا وہ غلط پڑھے گا۔ اور اس کی تلاوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کے موافق نہ ہوگی اور صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ان کے سامنے لفظ الفقرآء کو بغیر مد کے پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ ہم کو رسول اللہ نے اس طرح نہیں پڑھایا پھر آپ نے مد کے ساتھ پڑھ کر بتایا۔

---

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ علم تجوید حاصل کرنا بہت ضروری امر ہے۔ اکثر حضرات کو دیکھا ہے کہ جب ان سے کہا جائے کہ بھائی تجوید کے ساتھ تلاوت کرو تو کہتے ہیں کہ ہمیں تو سادہ ہی ٹھیک ہے ______ انہوں نے ظاء کی جگہ تار اور ثار کی جگہ سین اور ضاد کی جگہ زار اور حا کی جگہ ھا اور عین کی جگہ ہمزہ پڑھنے کو سادہ سمجھ رکھا ہے حالانکہ اس طرح پڑھنا بالکل غلط ہے اور بعض دفعہ تو نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو علم تجوید حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ قرآن مجید سے صحیح معنوں میں لطف اندوز ہو سکیں اور ثواب دارین حاصل کر سکیں صحابہ کرام نے حضرت علیؓ امیر المومنین سے دریافت کیا کہ ترتیل کسے کہتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا

الترتیل هو تجوید الحروف ومعرفة الوقوف

یعنی حروف کو تجوید کے ساتھ ادا کرنا اور اوقاف میں ماہر ہونے کا نام ترتیل ہے۔ (بیضاوی)

حضرت علیؓ کی اس تفسیر سے واضح ہو گیا کہ قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھنا ہی اصل ترتیل ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

# پہلا درس

# علم تجوید

## علم تجوید کی تعریف

تجوید لغت میں عمدہ بنانے کو کہتے ہیں اور علمائے تجوید کی اصطلاح میں تمام حروف کو اپنے مخارج سے صفات لازمہ و عارضہ کا لحاظ رکھتے ہوئے ادا کرنا ـــــ درحقیقت مخارج اور صفات میں ماہر ہونا ہی اصل علم تجوید ہے۔

## تجوید کا موضوع

حروف تہجی۔ الف سے لیکر یے تک انتیس ۲۹ حروف۔

## غرض و نہایت

تصحیح حروف، رضائے الٰہی اور سعادت دارین

## علم تجوید کی فضیلت

تمام علوم سے افضل و اعلیٰ ہے اسلئے کہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے کلام سے ہے!

## علم تجوید کا حکم

اس کے وجوب پر اُمت کا اجماع ہے اور جیسا کہ ارشاد باری ہے:

ورتّل القرآن ترتیلا۔ ترجمہ: "قرآن کریم کو خوب ٹھہر ٹھہر کر تجوید کیساتھ پڑھو۔"

جاننا چاہیئے کہ علم تجوید بہت ضروری امر ہے۔ اگر بغیر تجوید کے تلاوت ہو گی تو درست نہ ہو گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## دُوسرا درس

# لحن کی تعریف اور قسمیں

تجوید کے خلاف قرآن مجید پڑھنے کو لحن کہتے ہیں۔ لحن کی ۲ دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ لحنِ جلی ۲۔ لحنِ خفی۔ لحنِ جلی بڑی غلطی کو اور لحنِ خفی ہلکی غلطی کو کہتے ہیں۔

### لحنِ جلی

صفاتِ لازمہ اور مخارج کی غلط ادائیگی کو لحنِ جلی کہتے ہیں۔ اس کی کتنی قسمیں ہیں:-

(۱) ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا۔ جیسے قَالَ کی جگہ کَالَ یا فَتَرْضٰی کی جگہ فَتَرْدٰی یعنی قاف کی جگہ کاف اور ضاد کی جگہ دال پڑھ دینا۔

(۲) یا کسی حرف کو لمبا کر دینا جیسے اَنْعَمْتَ کی تا کو کھینچ کر اَنْعَمْتَا پڑھ دینا۔

(۳) یا کسی حرف کو کم کر دینا جیسے اِیَّاكَ کی یا کو بغیر الف اِیَّكَ پڑھ دینا۔

(۴) ایک حرکت کی جگہ دوسری حرکت پڑھ دینا جیسے اِلَیْكَ کے کاف پہ زبر (ـَ) کی بجائے اِلَیْكِ زیر (ـِ) پڑھ دینا۔

---

فَتَرْضٰی کے معنی ہیں "پس آپ راضی ہو جائیں" اور فَتَرْدٰی کے معنی ہیں "پس آپ ہلاک ہو جائیں"۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۵ کسی متحرک حرف کو ساکن کر دینا جیسے حَدَّثَنَا کی جگہ حَدْثَنَا قاف کو ساکن کر دینا۔

۶ یا کسی ساکن حرف کو متحرک کر دینا جیسے اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلَحَمْدُ لام کو حرکت دے دینا۔

۷ حرکات کو معروف کی بجائے مجہول پڑھنا۔

اس غلطی میں اکثر لوگ مبتلا ہیں۔ اوپر کی تمام قسمیں لحن جلی میں شمار ہوتی ہیں۔ علمائے تجوید اور علمائے حدیث ایسی غلطیوں کو حرام کہتے ہیں۔

## لحن خفی

صفاتِ عارضہ محسنہ میں غلطی کرنے کو لحنِ خفی کہتے ہیں مثلاً:۔

۱۔ اخفاء، اظہار اور ادغام وغیرہ کو صحیح ادا نہ کرنا۔

۲۔ زبر ــَـ یا پیش ــُـ والی راءؔ کو موٹی کی بجائے باریک پڑھنا۔

۳۔ اسی طرح لفظ اللّٰہ کے لام سے پہلے زبر یا پیش کی حالت میں پُر نہ پڑھنا

۴۔ مدات میں آواز کو ہلانا۔

۵۔ نون کی ادائیگی میں زیادہ دیر لگانا یا آواز کا کپکپانا۔

ایسی غلطیوں کو لحنِ خفی کہتے ہیں اور یہ غیر مستحسن ہے۔

لیکن شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ طالب علم کو ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے جو کثرت سے لحن خفی کرتا ہو۔

---

سوالات: ۱: لحن جلی کی تعریف اور قسمیں بتاؤ؟ ۲: لحن خفی کی تعریف کیا ہے؟

۳: لحن جلی کا حکم کیا ہے؟ ۴: ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ کیا ہے؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# تیسرا درس

## اَعُوذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ کا بیان

قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا ضروری ہے۔ اگر سورۃ سے شروع کرے تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا بھی ضروری ہے۔ اگر پڑھتے پڑھتے کوئی سورۃ درمیان میں آجائے تو وہاں بھی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا ضروری ہے۔

اگر تلاوت سورۃ کے درمیان سے شروع کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہ ضروری ہے اور بِسْمِ اللّٰہ میں اختیار ہے۔

اگر تلاوت سورہ براءۃ سے شروع کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھے اور بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھے۔ اگر پڑھتے پڑھتے درمیان میں سورہ براءۃ آجائے تو بھی بسم اللّٰہ نہ پڑھے۔

---

### سوالات

۱: استعاذہ کا کیا حکم ہے؟ ۲: بسم اللّٰہ کہاں پڑھی جاتی ہے؟

۳: سورۃ براءۃ کا کیا حکم ہے؟ ۴: استعاذہ کے الفاظ کیا ہیں؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ابتداءِ سورۃ میں

## اعوذُ باللہ اور بسم اللہ پڑھنے کی چار صورتیں

۱.فصلِ کل ۲. وصلِ کل ۳.فصلِ اول وصلِ ثانی ۴. وصلِ اول فصلِ ثانی

۱. فصلِ کُل : اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور سورۃ تینوں کو الگ الگ وقف کرکے پڑھنا

۲. وصلِ کُل : اعوذ باللہ ، بسم اللہ اور سورۃ تینوں کو ملا کر وصل کرتے ہوئے پڑھنا.

۳. فصلِ اول وصلِ ثانی : اعوذ باللہ کو الگ پڑھنا. بسم اللہ اور سورہ دونوں کو ملا کر پڑھنا.

۴. وصل اول فصل ثانی : یعنی اعوذ باللہ اور بسم اللہ دونوں کو ملا کر پڑھنا اور سورہ کو علیحدہ پڑھنا.

اگر ایک سورۃ ختم کرکے دوسری سورۃ پڑھی جائے تو بھی یہی چار صورتیں ہیں لیکن چوتھی صورت "وصلِ اول فصلِ ثانی" جائز نہیں.

اگر تلاوت کی ابتداء سورۃ کے درمیان سے ہو تو اعوذ باللہ کے ساتھ بسم اللہ بھی پڑھی تو دو صورتیں جائز ہوں گی. (فصل کل . وصل اول فصل ثانی)

**مثال فصلِ کل**

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ وَمِنَ النَّاس.....

**مثال وصلِ اول فصلِ ثانی**

اَعُوذُ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرحیم ○

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا .......

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# چوتھا درس

## مخارج الحروف

قرا کی اصطلاح میں حرف کے نکلنے کی جگہ کو مخرج کہتے ہیں۔
محقق فن علامہ جزریؒ کے قول پر سترہ مخارج ہیں اور انتیس حروف ہیں۔
جو ترتیب وار بیان ہوتے ہیں۔

---

### ① پہلا مخرج جوفِ فم

یعنی منہ اور حلق کا خالی حصہ۔ یہاں سے حروفِ مدہ (الف، واو اور یاء) ادا ہوتے ہیں۔

### حروفِ مدہ کی تعریف

۱۔ واؤ ساکن جس سے پہلے پیش ہو جیسے جُوْعٌ
۲۔ الف ساکن جس سے پہلے زبر ہو جیسے قَالَ
۳۔ یاء ساکن جس سے پہلے زیر ہو جیسے قِيْلَ

ان کو حروفِ جوفیہ اور ہوائیہ بھی کہتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



### ② دوسرا مخرج اقصٰی حلق

یعنی حلق کا آخری حصہ جو سینہ کے قریب ہے یہاں سے دو۲ حروف ءَ اور ہ نکلتے ہیں۔

### ③ تیسرا مخرج وسطِ حلق

یعنی حلق کا درمیان۔ یہاں سے دو۲ حروف عَ اور حَ نکلتے ہیں۔

### ④ چوتھا مخرج ادنیٰ حلق

یعنی حلق کا شروع جو منہ کے قریب ہے یہاں سے غَ اور خَ نقطہ والے نکلتے ہیں۔

ان چھ حروف کا نام حروفِ حلقیہ ہے۔

### ⑤ پانچواں مخرج اقصٰی لسان

یعنی زبان کی جڑ اور بالمقابل اوپر کا تالو۔ یہاں سے قاف (ق) ادا ہوتا ہے۔

### ⑥ چھٹا مخرج اقصٰی لسان

زبان کی جڑ اور اوپر کا تالو مگر ق کے مخرج سے قریب تھوڑا سا منہ کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طرف یہاں سے کؔ نکلتا ہے۔ قاف (ق) اور کؔ دونوں قریب المخرج ہیں۔ ان دونوں کو لہویہ اور لہاتیہ کہتے ہیں۔

**لہات:** حلق کے اوپر ابھرے ہوئے گوشت کو لہات کہتے ہیں۔

## ⑦ ساتواں مخرج وسطِ لسان

زبان کا درمیان اور اوپر کا تالو۔ یہاں سے ج۔ ش۔ ی غیر مدہ (یائے لین اور یائے متحرک) نکلتے ہیں۔ ان کو حروف شجریہ کہتے ہیں۔

**شجر:** زبان اور تالو کے درمیانی پھیلاؤ کو کہتے ہیں۔

---

ان کے بعد جو مخارج بیان ہو رہے ہیں ان کا زیادہ تر تعلق دانتوں سے ہے اس لیے دانتوں کے نام اور تعداد اچھی طرح یاد کرلیں تاکہ مخارج کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

انسان کے منہ میں کل تبیس[32] دانت ہیں۔ بارہ[12] دانت اور بیس[20] ڈاڑھیں۔

سامنے والے چار[4] دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں۔

دو[2] اوپر کے ثنایا عُلیا اور دو نیچے والے ثنایا سُفلیٰ

ان کے متصل ہی چار اور دانت ہیں ایک اوپر ایک نیچے دائیں طرف۔ اسی طرح ایک اوپر ایک نیچے بائیں طرف ان چاروں کو رباعیات کہتے ہیں۔ اور ان کا دوسرا نام قواطع ہے یعنی کاٹنے والے۔

پھر ان رباعیات کے ساتھ چار دانت نوکدار ہیں ایک اوپر ایک نیچے دائیں طرف، ایک اوپر ایک نیچے بائیں طرف۔ ان چاروں کو انیاب کہتے ہیں۔ ان کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دوسرا نام کواسر ہے یعنی توڑنے والے۔

پھر ان انیاب کے ساتھ ایک اوپر ایک نیچے دائیں طرف۔ اسی طرح ایک اوپر ایک نیچے بائیں طرف چار ڈاڑھیں ہیں۔ ان کا نام ضواحک ہے۔

پھر ان ضواحک کے ساتھ تین اوپر تین نیچے دائیں۔ اسی طرح دوسری جانب تین اوپر تین نیچے بائیں طرف بارہ ۱۲ ڈاڑھیں ہیں۔ ان کا نام طواحن ہے۔

پھر ان طواحن کے ساتھ ایک اوپر ایک نیچے دائیں طرف۔ اسی طرح ایک اوپر ایک نیچے بائیں طرف چار ڈاڑھیں ہیں۔ ان کو نواجذ کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا تمام ڈاڑھوں یعنی ضواحک، طواحن اور نواجذ کو عربی میں ــــــ اضراس کہتے ہیں جن کی واحد ضرس ہے۔

## آٹھواں ⑧ مخرج حافۂ لسان

یعنی زبان کی کروٹ اور اوپر کی ڈاڑھوں کی جڑ یعنی نواجذ سے لے کر ضواحک تک جب زبان کی کروٹ دائیں یا بائیں طرف لگے تو یہاں سے ض ادا ہو گا۔ اس کو حافہ کہتے ہیں اور حافہ زبان کے اس حصے کو کہتے ہیں جو داڑھوں کے سامنے ہے۔

## نواں ⑨ مخرج طرف لسان

یعنی زبان کا کنارہ منہ کچھ حصہ حافہ جب ثنایا۔ رباعی، انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے لگے تو یہاں سے ل ادا ہوتا ہے۔

## دسواں ⑩ مخرج طرف لسان

یعنی زبان کا کنارہ جب ثنایا۔ رباعی اور انیاب کے مسوڑھوں سے لگے تو یہاں سے ن نکلتا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ⑪ گیارھواں مخرج طرفِ لسان

یعنی زبان کا کنارہ مع پشتِ زبان جب ثنایا اور رباعی کے مسوڑھوں سے لگے تو اس سے ر ادا ہوتی ہے۔

ل۔ ن۔ ر ان تینوں کو طرفیہ، ذلقیہ کہتے ہیں۔ کیونکہ طرف اور ذلق زبان کے اگلے باریک کنارے کو کہتے ہیں۔

## ⑫ بارھواں مخرج رأسِ لسان

یعنی زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ۔ یہاں سے ط۔ د۔ ت نکلتے ہیں۔ ان کو نطعیہ کہتے ہیں کیونکہ نِطع تالو اور مسوڑھے کے درمیان ابھری ہوئی کھردری جگہ کو کہتے ہیں۔

## ⑬ تیرھواں مخرج رأس لسان

یعنی زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ۔ یہاں سے ظ۔ ذ۔ ث ادا ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ حروف مسوڑھوں کے قریب سے نکلتے ہیں اس لیے ان کو لثویہ کہتے ہیں

## ⑭ چودھواں مخرج رأس لسان

یعنی زبان کی نوک جب ثنایا علیا اور سفلی کے اندرونی کناروں سے لگے تو یہاں سے ص۔ ز اور س ادا ہوتے ہیں۔ ان کو حروف صفیریہ کہتے ہیں۔ صفیر کے معنی سیٹی کے ہیں۔ اور ان حروف کی ادائیگی کے وقت سیٹی کی طرح آواز نکلتی ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ⑮ پندرھواں مخرج الشفۃ السفلٰی

یعنی نیچے کا ہونٹ اور ثنایا علیا کا کنارہ۔ یہاں سے ف نکلتی ہے۔

## ⑯ سولھواں مخرج شفتان

یعنی دونوں ہونٹ۔ یہاں سے ب۔ م اور و متحرک اور و لین ادا ہوتے ہیں

تنبیہ: ب اور م دونوں ہونٹوں ـــــ سے نکلتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ب ہونٹوں کی تری سے نکلتی ہے اور م ہونٹوں کی خشکی سے اور و دونوں ہونٹوں کے گول ہونے سے نکلتی ہے۔ ان چار حروف (ف۔ ب۔ م اور واؤ) کا نام حروفِ شفوی ہے۔

## ⑰ سترھواں مخرج خیشوم

یعنی ناک کی جڑ۔ یہاں سے غنہ ادا ہوتا ہے۔ غنہ نون اور میم کی صفت لازمہ ہے۔

---

## سوالات

۱: مخارج کتنے ہیں؟ ۲: مخرج کا کیا معنی ہے؟

۳: حروف مدہ کی تعریف بتاؤ؟ ۴: جوفِ فم کا کیا معنی ہے؟

۵: ضاد اور ظاء کے مخرج کا فرق بیان کرو؟

۶: لام، راء اور نون میں کون کونسے اور کتنے دانت ہیں؟

۷: صاد، س اور ثاء کے مخرج کا فرق بتاؤ؟

۸: حافہ طرف اور رأس کس حصے کو کہتے ہیں؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# پانچواں درس

صفت اس حالت کو بولتے ہیں جو مخرج سے ادا ہونے وقت حرف کو پیش آئے مثلاً سانس اور آواز کا جاری ہونا یا بند ہو جانا حرف کا موٹا یا باریک ہونا یا کسی حرف کا سخت یا نرم پڑھا جانا وغیرہ۔

صفات دو۲ قسم پر ہیں:۔

① صفاتِ لازمۃ ② صفاتِ عارضۃ

## صفاتِ لازمہ

ان صفات کو کہتے ہیں جو حرف میں ہمیشہ پائی جائیں اور کسی وقت بھی حرف سے جدا نہ ہوں اور جن کو ادا نہ کرنے سے حرف کی اصلی شکل خراب ہو جائے۔

صفاتِ لازمہ کی دو۲ قسمیں ہیں۔ ۱۔متضادہ ۲۔غیر متضادہ

## صفاتِ متضادہ

وہ ہیں جن میں ایک صفت دوسری کی ضد ہو۔ صفاتِ متضادہ دس ہیں اور یہ پانچ جوڑے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



① ھمس کی ضد جہر ② شدت کی ضد رخوت
③ استعلاء کی ضد استفال ④ اطباق کی ضد انفتاح
⑤ اذلاق کی ضد اصمات

## صفاتِ متضادہ کا بیان

۱۔ ہمس : کے معنی "چھپانا" اور اصطلاحِ قرا میں ہمس کہتے ہیں کہ حرف کو پڑھتے وقت آواز مخرج سے ایسی کمزوری سے نکلے کہ اس میں پستی پائی جائے اور سانس جاری رہے جیسے المبثوث کی ث۔ یہ دس حروف ہیں جو اس قول میں جمع ہیں۔ حَثَّهٗ شَخْصٌ فَسَكَتَ۔ ان کو حروفِ مہموسہ کہتے ہیں

۲۔ جہر کے معنی ہیں "ظاہر کرنا" اور اصطلاحِ قرا میں جہر یہ ہے کہ حرف کو پڑھتے وقت آواز کا مخرج سے ایسی بلندی اور قوت کے ساتھ نکلنا کہ سانس کا جاری رہنا بند ہو جائے جیسے خُدُّ خ کی ج۔ ان کو حروفِ مجہورہ کہتے ہیں۔ اور حروفِ مہموسہ کے علاوہ باقی سب حروف مجہورہ ہیں۔ جن حروف میں صفتِ ہمس ہوگی ان میں جہر نہ ہوگی اور جن میں صفتِ جہر ہوگی ان میں ہمس نہ ہوگی۔

۳۔ شدّت کے معنی ہیں "سخت ہونا" اور اصطلاحِ قرا میں شدت اس کو کہتے ہیں کہ حرف کو پڑھتے وقت آواز کا مخرج سے ایسی سختی اور قوت سے نکلنا کہ آواز کا جاری رہنا بند ہو جائے جیسے اَشُدُّ کی د۔ یہ آٹھ حروف ہیں جن کا مجموعہ اَجِدُكَ قَطَبْتَ ہے۔ ان کو حروفِ شدیدہ کہتے ہیں۔

توسط کے معنی "درمیانی حالت" کے ہیں یعنی حروفِ متوسطہ میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہ تو شدت کی طرح آواز بند ہو اور نہ رخوت کی طرح پوری جاری رہے بلکہ ان دونوں کی درمیانی حالت ہو ایسے پانچ حروف ہیں جن کا مجموعہ لِنْ عُمَرْ ہے ان کو حروفِ متوسطہ کہتے ہیں۔

۴۔ رخاوت کے معنی ہیں "نرم ہونا" اور اصطلاحِ قراء میں حروف کو پڑھتے وقت آواز کا مخرج سے ایسی نرمی کے ساتھ نکلنا کہ آواز جاری رہ سکے۔ جیسے اَلْاَرْضُ کی ض۔ آٹھ شدیدہ اور پانچ متوسطہ کے علاوہ باقی سولہ[16] حروف رخوہ ہیں۔

۵۔ استعلاء کے معنی ہیں "بلند ہونا" لیکن اصطلاحِ قراء میں استعلاء یہ ہے کہ حرف کو پڑھتے وقت زبان کی جڑ کا اکثر حصہ تالو کی طرف اٹھ جائے تاکہ وہ حرف موٹے پڑھے جائیں جیسے مُحِيْطٌ کی ط۔ یہ سات حروف ہیں جو اس قول میں جمع ہیں خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ۔ ان کو حروفِ مستعلیہ کہتے ہیں۔

۶۔ استفال کے معنی ہیں "نیچا رہنا" اور اصطلاحِ قراء میں استفال یہ ہے کہ حرف کو پڑھتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف نہ اٹھے تاکہ وہ حرف باریک پڑھا جائے جیسے وکیل کی ل۔ حروفِ مستعلیہ کے علاوہ باقی بائیس[22] حروف مستفلہ ہیں۔

۷۔ اطباق کے معنی ہیں "ڈھانپنا" اور اصطلاحِ قراء میں اطباق اس کو کہتے ہیں کہ حروف کو پڑھتے وقت زبان کا درمیان تالو سے لپٹ جائے تاکہ آواز خوب موٹی ہو کر نکلے جیسے طارق کی ط۔ یہ چار حروف صط ضظ مطبقہ ہیں

۸۔ انفتاح کے معنی ہیں "کھلنا" اور اصطلاحِ قراء میں انفتاح یہ ہے کہ حروف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کو پڑھتے وقت زبان کا درمیان تالو سے الگ رہے تاکہ آواز صفائی سے نکلے جیسے
کُوِّ دَ ثٰ کی ت مطبقہ کے علاوہ باقی پچیس۲۵ حروف منفتحہ ہیں۔

۹۔ اذلاق کے معنی ہیں "پھسلنا" اور اصطلاحِ قراء میں اذلاق یہ ہے کہ حرف کا مخرج سے پھسلتے ہوئے آسانی سے ادا ہو جانا جیسے مِن کا ن۔ یہ چھ حرف ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے فَرَّ مِنْ لُبٍّ۔ ان کو حروف مذلقہ کہتے ہیں۔

۱۰۔ اصمات کے معنی ہیں خاموش کرنا اور اصطلاحِ قراء میں اصمات یہ ہے کہ حرف کو اپنے مخرج سے آرام اور مضبوطی سے پڑھنا جیسے قَدْ کی د۔ مذلقہ کے علاوہ باقی تیئیس۲۳ حروف کو مصمتہ کہتے ہیں۔

تنبیہ: صفاتِ متضادہ کے ہر جوڑے سے ایک صفت کا ہر حرف میں پایا جانا ضروری ہے۔

## صفاتِ غیر متضادہ

صفات لازمہ غیر متضادہ سات ہیں۔ صفات غیر متضادہ کا ہر حرف میں پایا جانا ضروری نہیں۔

۱۔ صفیر کے معنی ہیں "تیز اور باریک آواز" اور قراء کی اصطلاح میں صفیر اس کو کہتے ہیں کہ حرف کو پڑھتے وقت ایسی تیز اور باریک آواز نکلے جو مثل سیٹی کے ہو یہ تین حروف ہیں۔ ص۔ ز۔ س۔ ان کو حروفِ صفیریہ کہتے ہیں۔

۲۔ قلقلہ کے معنی ہیں "جنبش دینا" اور قراء کی اصطلاح میں قلقلہ اس کو کہتے ہیں کہ حرفِ ساکن کو مخرج سے سختی کے ساتھ جنبش دے کر پڑھنا۔ یہ پانچ حروف ہیں جو اس قول میں جمع ہیں۔ قُطْبُ جَدٍّ۔ ان کو حروفِ قلقلہ کہتے ہیں

۳۔ لین کے معنی ہیں "نرم ہونا" اور قراء کی اصطلاح میں لین اس کو کہتے ہیں کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



واؤ لین اور یاءِ لین کو ایسی نرمی سے پڑھنا کہ آواز بند نہ ہو۔ یہ دو حروف ہیں۔
و اور ی ماقبل مفتوح۔ ان کو حروفِ لین کہتے ہیں۔

۴۔ **انحراف** کے معنی ہیں "پھرنا اور لوٹنا" اور قراء کی اصطلاح میں انحراف اس کو کہتے ہیں کہ حرف اپنے مخرج سے گزر کر دوسرے مخرج تک پہنچ جائے۔ یہ دو حروف ہیں ل۔ ر۔ یعنی لام پڑھتے وقت آواز سرے زبان کی طرف اور را پڑھتے وقت آواز زبان کی پشت کی طرف جاتی ہے ان کو حروفِ منحرفہ کہتے ہیں۔

۵۔ **تکریر** کے معنی ہیں "بار بار ہونا" اور قراء کی اصطلاح میں تکریر اس کو کہتے ہیں کہ حرف ر کو پڑھتے وقت کنارۂ زبان میں کپکپی محسوس کرنا لیکن قصداً تکرار سے پرہیز ضروری ہے نہ کہ قدرتی اور فطری رعشہ سے بچنا ضروری ہے۔ یہ صفت صرف حرف "را" میں ہے۔ اس کو مکررہ کہتے ہیں۔

۶۔ **تفشی** کے معنی "پھیلنا" اور قراء کی اصطلاح میں تفشی اس کو کہتے ہیں کہ حرف ش کو پڑھتے وقت آواز منہ کے اندر پھیل کر نکلے۔ یہ صفت صرف ش کی ہے۔ اس لیے اس کو متفشی کہتے ہیں۔

۷۔ **استطالت** کے معنی ہیں دراز کر کے پڑھنا اور قراء کی اصطلاح میں استطالت اس کو کہتے ہیں کہ حرف ض کی ادائیگی میں شروع مخرج یعنی نواجذ سے لے کر ضواحک تک حافہ سمیت پورے مخرج میں آواز دراز ہو جائے۔ یہ صفت صرف ض کی ہے اس لیے اس کو مستطیل کہتے ہیں۔

سوالات

۱: صفت کی تعریف اور صفات کتنی ہیں؟ ۲: صفت اور مخرج کا فرق بتاؤ؟ ۳: صفات قویہ اور ضعیفہ کونسی ہیں؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# تتمہ صفاتِ لازمہ

اگر تم کسی حرف کی صفت لازمہ معلوم کرنا چاہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اُس حرف کو ہمس کے مجموعہ میں دیکھو اگر اس میں ہو تو یہ اس کی صفت ہوگی ورنہ اس کی ضد سے ہوگا اور وہ جہر ہے پھر اس کے بعد شدت اور توسط میں دیکھو اگر اس میں ہو تو اُس کی صفت ہوگی ورنہ رخوہ ہوگا ——— پھر اس کے بعد استعلاء کے مجموعہ کو دیکھو، اگر پایا جائے تو مستعلیہ ہے ورنہ مستفلہ ہوگا ———

اس کے بعد اطباق کو دیکھو اگر اس میں سے ہے تو مطبقہ ہوگا ورنہ منفتحہ ہوگا۔

——— پھر اذلاق کا مجموعہ دیکھو اگر اس میں ہو تو مذلقہ ہوگا ورنہ مصمتہ ہوگا ———

پھر اسی طرح صفات غیر متضادہ دیکھو۔

قوت اور ضعف کے لحاظ سے صفات کی دو قسمیں ہیں۔ صفاتِ قویہ اور صفاتِ ضعیفہ ——— صفاتِ قویہ بارہ ہیں:-

۱۔ جہر ۲۔ شدت ۳۔ استعلاء ۴۔ اطباق ۵ اصمات ۶۔ صفیر ۷۔ قلقلہ ۸۔ انحراف ۹۔ تکریر ۱۰۔ تفشی ۱۱۔ استطالت ۱۲۔ غنہ

پھر ان سے زیادہ قوت والی پانچ ہیں:-

۱۔ قلقلہ ۲۔ شدت ۳۔ جہر ۴۔ اطباق ۵۔ استعلاء

صفاتِ ضعیفہ چھ ہیں:-

۱۔ ہمس ۲۔ رخاوت ۳۔ استفال ۴۔ انفتاح ۵۔ اذلاق ۶۔ لین

لیکن توسط نہ قوی میں شمار ہوتا ہے نہ ضعیف میں بلکہ دونوں کے درمیان ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


## چھٹا درس

# صفاتِ عارضہ محسنہ

صفاتِ عارضہ ان صفات کو کہتے ہیں کہ جن کے ادا نہ کرنے سے حروف کا حسن وجمال ختم ہو جاتا ہے۔

یہ صفات سب حروف میں نہیں ہوتیں۔ صرف آٹھ حروف میں ہوتی ہیں جو یہ ہیں:۔ ء۔ و۔ ی۔ ر۔ م۔ ا۔ ن۔ ل

نون چاہے ساکن ہو چاہے مشدد، اس میں نون تنوین بھی شامل ہے جو اس قول میں جمع ہیں۔ اَوْ يَرْمَلَانِ

صفاتِ عارضہ یہ ہیں:۔

تفخیم۔ ترقیق۔ ادغام، اخفاء، اظہار، اقلاب۔ تسہیل۔ ابدال۔ حذف۔ مد۔ قصر۔ سکتہ، سکون، تحریک وغیرہا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ساتواں درس تفخیم اور ترقیق کا بیان

حروف کی دو قسمیں ہیں. حروفِ استعلاء - حروفِ استفال

حروفِ استعلاء سب کے سب ہر حال میں موٹے پڑھے جاتے ہیں. یہ سات حروف ہیں جو اس قول میں جمع ہیں. خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ

حروفِ استفال تمام باریک پڑھے جاتے ہیں. مستعلیہ کے علاوہ باقی تمام حروف مستفلہ ہیں. مگر ل اور ر بعض حالتوں میں پُر پڑھے جاتے ہیں. اسی طرح الف مدہ بھی کیونکہ الف ماقبل کے تابع ہوتا ہے. موٹے حروف کے بعد الف موٹا اور باریک حرف کے بعد باریک پڑھا جاتا ہے.

## آٹھواں درس لام (لؔ) کا بیان

اسم جلالہ کے لام (ل) کی دو حالتیں ہیں. تغلیظ - ترقیق

(۱) لفظ اللّٰہ یا اللّٰھم کے لام سے پہلے زبر یا پیش آجائے تو اس لام کو خوب اچھی طرح موٹا پڑھیں گے جیسے كَانَ اللّٰهُ ، رَضِيَ اللّٰهُ - دَعَوُا اللّٰهَ - قَالُوا اللّٰهُمَّ - سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ اس کو تفخیم کہتے ہیں.

(۲) اگر لفظِ اللّٰہ کی لام سے پہلے زیر ہو تو اس لام کو خوب باریک کر کے پڑھیں گے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ - بِاللّٰهِ - لِلّٰهِ اس کو ترقیق کہتے ہیں.

لفظِ اللّٰہ اور اللّٰھم کے لام کے علاوہ باقی سب لام روایتِ حفصؒ میں باریک پڑھے جائیں گے. اگرچہ ان سے پہلے زبر یا پیش ہی کیوں نہ ہو جیسے

تَوَلّٰى مَا وَلّٰهُمْ كُلُّهٗ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## نواں درس

راء (ر) کی دو حالتیں ہیں: راء متحرکہ، راء ساکنہ

### پہلا حکم

جس راء کے نیچے زیر یا دو زیر کی تنوین ہو۔ مشدد ہو یا غیر مشدد، اس راء کو باریک پڑھیں گے جیسے "رِجَالٌ"۔ اَمْرٍ۔ بَشِيْرٍ۔ بِالْبِرِّ۔ اس کا نام ترقیق ہے۔

### دوسرا حکم

جس راء پر زبر یا زبر کی تنوین ہو، پیش یا پیش کی تنوین ہو۔ مشدد ہو یا غیر مشدد۔ اس راء کو موٹا پڑھیں گے جیسے رَبَّنَا۔ غَفُوْرًا۔ سِرًّا۔ رُزِقْنَا۔ مَفَرٌّ" اس کا نام تفخیم ہے۔

**فائدہ**: راء مشدد ایک ہی راء کے حکم میں ہوتی ہے بعض طلباء اس کو غلطی سے دو راء سمجھ کر پہلی کو ساکن اور دوسری کو متحرک پڑھتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں بلکہ پہلی بھی دوسری کے تابع ہوتی ہے جیسی حرکت ہو ویسی ہی پڑھی جاتی ہے جیسے ذُرِّيَّةٌ"

**تیسرا حکم**: اگر راء ساکن ہے اور اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خواہ مشدد ہو یا غیر مشدد ، اس را کو موٹا پڑھیں گے ۔ جیسے قُرْءٰنًا ۔ فُرْبٰى ۔ مَفَرّ ۔ اَخَّرَ ۔ نَظَرَ

## چوتھا حکم

جب را ساکن ہو اور را سے پہلے حرف پر زیر اصلی متصل ہو اور بعد میں حرف مستعلیہ نہ ہو تو ایسی را باریک پڑھی جائے گی جیسے فِرْعَوْنَ ۔ مِرْيَةٍ اَنْذِرْهُمْ

## پانچواں حکم

جب را ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر زیر عارضی ہو تو را موٹی پڑھی جائے گی جیسے اِرْجِعُوْٓا ۔ اِرْجِعِیْ ۔ اِرْتَضٰی

## چھٹا حکم

جب را ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر دوسرے کلمہ میں ہو تو را موٹی ہوگی جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنَ ۔ اِنِ ارْتَبْتُمْ ۔ اَلَّذِی ارْتَضٰی

## ساتواں حکم

جب را ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر زیر ہو اور بعد میں حرف مستعلیہ متصل ہو تو یہ را موٹی پڑھی جائے گی جیسے اِرْصَاد ۔ فِرْقَةٍ ۔ مِرْصَاد قِرْطَاس ۔ لَبِالْمِرْصَاد تمام قرآن پاک میں اس قسم کے پانچ الفاظ ہی ہیں حروف مستعلیہ میں سے را کے بعد صرف تین حرف پائے جاتے ہیں ۔ ط ص ۔ ق ۔ باقی چار نہیں ۔

حکم نمبر ۳ کے مطابق کلمہ فِرْقٍ کی را موٹی پڑھی جائے گی لیکن ق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے نیچے زیر ہونے کی بنا پر بعض قرا، اس کو باریک پڑھتے ہیں۔ اس لیے دونوں حکم جائز ہیں یعنی تفخیم اور ترقیق۔ اس کو مُختلف کہتے ہیں۔

حکم نمبر ۷ میں جو بیان ہوا ہے کہ را، کے بعد حرف مستعلیہ متصل ہو، یہ قید اس لیے لگائی کہ اگر حرفِ مستعلیہ دوسرے کلمہ میں ہو گا تو اعتبار نہ ہوگا جیسے أَنذِرْ قَوْمَكَ ۔ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ

تمام قرآن پاک میں یہی تین مثالیں آئی ہیں۔

## آٹھواں حکم

جب را، ساکن ہو اور اس سے پہلا حرف بھی ساکن ہو تو پھر تیسرے حرف کو دیکھو کہ اس پر کیا حرکت ہے؟ اگر زبر یا پیش ہو تو را، موٹی ہو گی۔ جیسے وَالْعَصْرِ ۔ وَالْقَدْرِ ۔ صُفْرٌ ۔ اَلْعُسْرِ ایسا حالتِ وقف میں ہوتا ہے۔

## نواں حکم

اگر را، ساکن ہو اور اس سے پہلا حرف بھی ساکن ہو اور تیسرے حرف پر زیر ہو تو را، باریک ہو گی جیسے حِجْرٌ ۔ بِكْرٌ

## دسواں حکم

اگر را، ساکن ہو اور اس سے پہلے ی ساکن ہو تو پھر تیسرے حرف کو دیکھنے کی ضرورت نہیں پس را، باریک ہی پڑھی جائے گی۔ جیسے خَبِيْر ۔ يَسِيْر ۔ بَشِيْر ۔ خَيْر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## گیارہواں حکم

جب را، ساکن اور کسرہ کے درمیان ص اور ط ساکن ہو تو وقف میں ترقیق اور تفخیم دونوں جائز ہیں جیسے مِصْر ۔ قِطْر لیکن بہتر یہ ہے کہ خود را، کی حرکت کا اعتبار کیا جائے اور وقف کو شل وصل کے سمجھا جائے ۔ مِصْر کی را، پر زبر ہے اس کو پُر پڑھنا بہتر ہوگا۔ اَلْقِطْر کی را، پر زیر ہے اس کو باریک پڑھنا بہتر ہوگا۔

## بارہواں حکم

لفظ مَجْرٖىهَا کی را، پر امالہ ہے۔

**امالہ** اس کو کہتے ہیں کہ زبر کو زیر کی طرف اور الف کو ی کی طرف مائل کرکے پڑھنا جیسے "تیرے میرے" کی را، پڑھی جاتی ہے اور را، امالہ ہمیشہ باریک پڑھی جاتی ہے اس لیے کہ را، کی تفخیم کا سبب جو فتحہ تھا وہ خالص نہ رہا بلکہ کسرہ کی طرف مائل ہوگیا۔

## تیرہواں حکم

را، پر حالتِ وقف میں رَوم کیا جاتا ہے۔

**رَوم** یہ ہے کہ حرکت کا تہائی حصہ پڑھنا۔ رَوم ہمیشہ زیر اور پیش میں ہوتا ہے اگر رَوم زیر میں کیا ہے تو را، باریک ہوگی، اور اگر پیش میں کیا ہے تو را، موٹی ہوگی ۔ جیسے اَلْمُنْتَظِرِ ۔ مُقْتَدِرٍ ۔ اَلْقَمَرُ ۔ مُنْتَصِرٌ

سوالات

۱: را، کن حالتوں میں پُر اور کن میں باریک ہوتی ہے؟ ۲: لفظ مصر کا حکم بتاؤ؟

۳: لفظ ذُرِّيَّة کا کیا حکم ہے؟ ۴: لفظ کُلّ فِرْقٍ کی را، کا کیا حکم ہے؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## دسواں درس

غنہ اس کو کہتے ہیں کہ آواز کو ناک میں لے جاکر ایک الف کے برابر جاری کرنا ـــــــ حروفِ غنہ فقط دو[۲] ہیں۔ ن ۔ م

اگر نون اور میم مشدد ہوں تو ان میں غنہ ہر حالت میں ہوگا جیسے اِنَّ اَلَّذِیْنَ ۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ ۔ مِمَّ اس حالت میں ان کو حروفِ غنہ کہیں گے۔

اور سبب غنہ بیس[۲۰] حروف ہیں یعنی پندرہ حروف اخفا۔ چار حروفِ یَنْمُوْ اور ایک ب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گیارہواں درس

# میم ساکن کا بیان

میم ساکن کے تین احکام ہیں: ادغام ۔ اخفاء ۔ اظہار

## پہلا حکم ادغام

میم ساکن کے بعد دوسری میم آجائے تو ادغام ہوگا یعنی پہلی میم کو دوسری میم میں داخل کر کے ایک میم مشدد کی طرح ادا کریں گے۔ جیسے لَكُمْ مَّا فِى الْأَرْضِ اس کو ادغام صغیر مع الغنہ ــــ کہتے ہیں اور پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

## دوسرا حکم اخفاء

میم ساکن کے بعد اگر با آجائے تو میم میں غنہ کے ساتھ اخفاء ہوگا۔ اظہار بھی جائز ہے لیکن اخفاء کرنا اولیٰ ہے اور اسی پر عمل ہے جیسے يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ۔ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ اس کو اخفائے شفوی کہتے ہیں۔

## اخفائے شفوی کی تعریف

میم کو پڑھتے وقت ہونٹوں کی خشکی کے قریب تری والے حصے کو نرمی کے ساتھ ملا کر میم کو بہت نرم غنہ جاری رکھتے ہوئے با کو سختی کے ساتھ نیچے والی تری سے ادا کیا جائے۔

## تیسرا حکم اظہار

میم ساکن کے بعد با، اور میم کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو میم میں اظہار ہوگا جیسے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ عَلَيْهِمْ وَلَا اس کو اظہار شفوی کہتے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بارھواں درس

# نونِ ساکن اور نونِ تنوین کا بیان

نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے چار احکام ہیں:۔

① اظہار ② ادغام ③ اقلاب ④ اخفاء

### پہلا حکم۔ اظہار

نونِ ساکن یا نونِ تنوین کے بعد حروفِ حلقیہ میں سے کوئی حرف آ جائے تو اظہار ہوگا یعنی نون اپنے مخرج سے بلا غنہ ادا ہوگا جیسے مِنْهُمْ۔ مَنْ اٰمَنَ یَنْئَوْنَ۔ فَسَیُنْغِضُوْنَ۔ وَالْمُنْخَنِقَةُ۔ جُرُفٍ هَارٍ۔ یَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ" اس کا نام اظہارِ حلقی ہے۔ ۔ حرفِ حلقی چھ ہیں۔ ۔ حمزہ ھاؤ حاؤ خاؤ عین وغین

### دوسرا حکم۔ ادغام

نونِ ساکن یا نونِ تنوین کے بعد یَرْمَلُوْنَ کے چھ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو ادغام ہوگا یعنی نون کو بعد والے حرف سے اس طرح بدلیں گے کہ دونوں ایک حرفِ مُشدّد بن کر ایک ہی تلفظ سے ادا ہوں جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ مِنْ مَّآءٍ۔ مَنْ یَّقُوْلُ۔ مِنْ وَّالٍ۔ شَجَرَةً تَاْکُلُ پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

لیکن حروفِ یرملون میں اتنی بات ضرور یاد رہے کہ حروفِ یرملون کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ادغام کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) ادغام مع الغنہ (۲) ادغام بلا غنہ

یو من کے چار حرفوں میں تو ادغام مع الغنہ ہوگا جیسے مِنْ وَّلِیٍّ مَنْ یَّعْمَلْ ۔ مَنْ یَّتُبْ ۔ اس کو ادغام ناقص مع الغنہ کہتے ہیں باقی دو حروف لام اور را، میں ادغام بلا غنہ ہو گا جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ ۔ مِنْ لَّدُنْهُ اس کو ادغام کامل یا ادغام تام کہتے ہیں ۔

نونِ ساکن کے بعد گر ہوں حرف یرملون

لام و را بے غنہ مدغم ہوں گے باغنہ یمون

**فائدہ:** اس ادغام کے لیے شرط یہ ہے کہ نونِ ساکن کے بعد حروف یرملون دوسرے کلمہ میں ہوں ۔ اگر نون ساکن اور حروف یرملون ایک ہی کلمہ میں ہوں گے تو ادغام نہ ہوگا بلکہ اظہار ہوگا جیسے قِنْوَانٌ ۔ صِنْوَانٌ ۔ بُنْيَانٌ ۔ دُنْيَا اس کو اظہار مطلق کہتے ہیں ۔ مطلق اس لیے کہ ان کا حلق اور ہونٹ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ۔

## تیسرا حکم ۔ اقلاب

نونِ تنوین یا نونِ ساکن کے بعد اگر ب آجائے تو نونِ ساکن اور نون تنوین کو م سے بدل کر اخفا، مع الغنہ کرتے ہیں جیسے أَنْ بُوْرِكَ ۔ مِنْ بَعْدِ ۔ أَنْبِئْهُمْ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۔ صُمٌّ بُكْمٌ اس کو اقلاب یا ابدال کہتے ہیں ۔ اس م کو پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو اخفا، شفوی کا ہے ۔

## چوتھا حکم ۔ اخفاء

نون ساکن یا نونِ تنوین کے بعد ان تیرہ حروف یعنی چھ حلقی چھ یرملون

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور ایک بار کے علاوہ پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو غنہ کے ساتھ اخفاء ہو گا جیسے کُنْتُمْ۔ مِنْ ذٰلِکَ اس کا نام اخفاءِ حقیقی مع الغنہ ہے۔

**اخفاءِ حقیقی کی تعریف:** اظہار و ادغام کی درمیانی حالت جو تشدید سے خالی ہو یعنی نون کو پڑھتے وقت کنلو زبان کو مخرج میں نہایت کمزوری سے لگانا اور بقدر ایک الف غنہ جاری کرنا۔

# ادغام کا بیان

ادغام کہتے ہیں ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا۔ اور قراء کی اصطلاح میں اس کی تعریف یہ ہے کہ حرفِ ساکن کو حرف متحرک میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں حرف مشدد ہو کر ایک ہی تلفظ سے ادا ہوں۔ ادغام کی دو قسمیں ہیں

○ ادغامِ کبیر ○ ادغامِ صغیر

**ادغامِ کبیر**

ادغامِ کبیر وہ ہے جس کے دونوں حرف متحرک ہوں اور پہلے حرف کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا جائے۔ جیسے دَآبَّۃ۔ تَامُرُوْنِّیْ۔ مَکَّنِّیْ

**ادغامِ صغیر**

ادغامِ صغیر وہ ہے کہ جس کے دونوں حرفوں میں سے پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ ادغامِ مثلین۔ ادغامِ متجانسین۔ ادغامِ متقاربین

**ادغامِ مثلین**

ایسے دو ہم شکل حرف جو مخرج اور صفت میں متفق ہوں جیسے اِذْ ذَّھَبَ ذال کا ذال میں ادغام ہوا۔ قَدْ دَّخَلُوْا دال کا دال میں ادغام ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يُوَجِّهْهُ ہا کا ہا میں ادغام ہوا۔ اس کو ادغامِ مثلین کہتے ہیں۔ ادغامِ مثلین ہمیشہ تام ہوتا ہے۔

## ادغامِ متجانسین

ایسے دو حروف جن کا مخرج ایک ہو اور صفات میں مختلف ہوں جیسے اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰہَ "تا" کا دال میں عَبَدْتُّمْ دال کا "تا" میں ادغام ہوا۔ اَحَطْتُّ طا کا "تا" میں ادغام ہوا۔ اس کو ادغامِ متجانسین کہتے ہیں۔ یہ ادغام تام اور ناقص دونوں طرح آتا ہے۔

## ادغامِ متقاربین

ایسے دو حروف جن کا مخرج اور صفات قریب ہوں۔ جیسے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ یعنی قاف کا کاف میں ادغام ہوا۔ اس کو ادغامِ متقاربین کہتے ہیں۔

ادغام میں پہلے حرف کو مُدغَم اور دوسرے حرف کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

---

## ادغامِ تام

اگر پہلے حرف مُدغَم کو مدغم فیہ سے مکمل تبدیل کر دیا جائے تو اس کو ادغامِ تام یا ادغامِ کامل کہیں گے جیسے قَدْ تَّبَيَّنَ۔ قُلْ رَّبِّ۔ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ

## ادغامِ ناقص

اگر پہلے حرف مُدغَم کو مُدغَم فیہ سے مکمل تبدیل نہ کیا جائے بلکہ مُدغَم کی کوئی صفت باقی رہ گئی تو اس کو ادغامِ ناقص کہیں گے جیسے مَنْ يُّؤْمِنُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مِنْ وَّلِيٍّ۔ فَرَّطْتُّ۔ بَسَطْتَّ۔ اَحَطْتُّ

**ادغام واجب**

مثلین اور متجانسین دونوں کا اگر پہلا حرف ساکن ہو تو ادغام واجب ہوگا جیسے قَالَتْ طَّآئِفَةٌ۔ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ۔ قَدْ دَّخَلُوْا۔ ایسے ہی حروفِ حلقی کا اپنے مثل میں ادغام ہوگا۔ جیسے مَالَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ

مثلین میں اگر پہلا حرف ساکن مدہ میں سے ہے اور دوسرا غیر مدہ ہے تو ادغام نہ ہوگا۔ جیسے قَالُوْا وَهُمْ۔ فِيْ يَوْمٍ

اسی طرح حروفِ حلقی کا ہم مخرج یا قریب المخرج میں ادغام نہ ہوگا جیسے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ۔ فَسَبِّحْهُ

اور حروفِ حلقی کا غیر حلقی میں بھی ادغام نہ ہوگا جیسے لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

## لامِ اَلْ کا بیان

لامِ ال کی ۲ دو حالتیں ہیں۔ ۱ اظہار ۲ ادغام

**اظہار** لامِ اَلْ کے بعد چودہ ۱۴ حروفِ قمریہ میں سے کوئی حرف آجائے تو لامِ اَلْ کا کا اظہار ہوگا جیسے اَلْكَوْثَرَ۔ اَلْقَلَمِ۔ اَلْبُرُوْجِ۔ اَلْقَارِعَةُ یہ چودہ ۱۴ حروف اس قول میں درج ہیں۔ اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ ان کو حروفِ قمریہ کہتے ہیں۔

**ادغام** لامِ اَلْ کے بعد حروفِ شمسیہ میں سے کوئی حرف آجائے تو لامِ اَلْ کا اس حرف میں ادغام ہوگا جیسے وَالشَّمْسِ۔ وَالنَّجْمِ۔ وَالضُّحٰى

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حروفِ قمریہ کے علاوہ باقی سب حروف شمسیہ ہیں جو درج ذیل ہیں۔

ت۔ث ۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ ۔ ن۔ ل

## تیرھواں درس

# مدّ کا بیان

مدّ کے معنی ہیں دراز کرنا اور کھینچنا۔ فنِ تجوید میں اس کے معنی یہ ہیں کہ حروفِ مدہ کو لمبا کرکے پڑھنا۔

### حروفِ مدہ کی تعریف

الفؔ ساکن اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہو جیسے قَالَ میں الف

واؤ ساکن اور اس سے پہلے حرف پر پیش ہو جیسے یُوْدِکَ میں واؤ

یائے ساکن اور اس سے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو جیسے اَبِیْکَ میں یا

تینوں کی اکٹھی مثال یہ ہے: نُوْحِیْهَا۔ اُوْتِیْنَا

اسی طرح کھڑا زبر۔ کھڑی زیر اور الٹا پیش بھی مدہ کی آواز دیتا ہے۔

### مدّ کے اسباب

مدّ کے اسباب تین ۳ ہیں: ہمزہ ۱۔ سکون ۲۔ تشدید ۳ سبب اس کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے مدّ ہو ——— حروفِ مدہ کے بعد جب ہمزہ، سکون یا تشدید ہو تو مدّ ہوگا۔

حروفِ لین: دو ۲ ہیں۔ واؤ۔ یاء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## تعریف حروفِ لین

واؤ ساکن ماقبل زبر ہو جیسے خَوْفٌ قَوْمٌ

یا ساکن ماقبل زبر ہو جیسے بَیْتٌ ۔ ضَیْفٌ

## مدّ کی قسمیں

مدّ کی دو قسمیں ہیں ① مدّ اصلی ② مد فرعی

### ۱۔ مدّ اصلی

مدّ اصلی وہ ہوتی ہے کہ حرفِ مدہ کے بعد ہمزہ۔ سکون یا تشدید نہ ہو،
جیسے قَالَ ۔ قِیْلَ ۔ قُوْلُوْا

مدّ اصلی کی مقدار ایک الف ہے لہٰذا اس کو ایک الف سے زیادہ نہ کھینچیں گے اور ایک الف سے کم بھی نہ کریں گے کیونکہ کم کرنے سے حرف کی ذات ہی ختم ہو جاتی ہے ۔ اس کو مدّ اصلی ۔ مدِ طبعی ۔ مدِ ذاتی کہتے ہیں ۔

### ۲۔ مدِ فرعی

فرع کہتے ہیں زائد کو ۔ چونکہ مدّ فرعی مد اصلی سے زیادہ کھینچی جاتی ہے ۔ اس لیے اس کو مدِ فرعی کہتے ہیں ۔

حرفِ مدہ کے بعد اگر ہمزہ ۔ سکون یا تشدید ہو تو اس کو مدِ فرعی کہتے ہیں ۔

اور مدِ فرعی کی نو قسمیں ہیں جو درج ذیل ہیں :

۱۔ مد متصل ۲۔ مد منفصل ۳۔ مد عارض وقفی ۴۔ مد عارض لین مد لازم

اور مد لازم کی پانچ قسمیں ہیں ۔ ۱۔ مد لازم کلمی مخفف ۲۔ مد لازم کلمی مثقل ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۔ مدلازم حرفی مخفف ۴۔ مدلازم حرفی مثقل۔ ۵ مدلازم لین

### ۱۔ مدِ متصل

حرفِ مدہ کے بعد اگر ہمزہ اسی کلمہ میں ہو جیسے یَشَآءُ۔ قُرُوْٓءٍ۔ بَرِیْٓءٌ
اس کو مدِ متصل کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام مدِ واجب ہے۔

### ۲۔ مدِ منفصل

حرفِ مدہ کے بعد اگر ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو، اس طرح کہ پہلے کلمہ کے آخر پر حرفِ مدہ ہو اور دوسرے کلمہ کے شروع میں ہمزہ ہو جیسے بِمَآ اُنْزِلَ۔ فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اس کو مدِ منفصل کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام مدِ جائز ہے۔ اگر دونوں کلموں کو ملا کر نہ پڑھا بلکہ پہلے کلمہ پر وقف کیا تو مد نہ ہوگا۔

### ۳۔ مدِ عارض وقفی

حرفِ مدہ کے بعد سکون عارضی ہو جو وقف کرنے سے ہو گیا ہو جیسے تَعْلَمُوْنَ۔ نَسْتَعِیْنُ۔ تُکَذِّبَانِ اس کو مدِ عارض وقفی کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام مدِ عارض سکون ہے۔

جب مدِ عارض پر رَوم کے ساتھ وقف کیا جائے تو طول و توسط نہ ہوگا اس لیے کہ اس حالت میں مد کا سبب سکون کامل نہیں پایا جاتا اور وقف بالاشمام میں طول۔ توسط اور قصر تینوں جائز ہیں۔ البتہ مدِ واجب میں مد بدستور رہے گی جیسے یَشَآءُ اور قُرُوْٓءٍ پر وقف کیا جائے۔

### ۴۔ مدِ عارض لین

یعنی حرفِ لین کے بعد سکون عارضی ہو جیسے خَوْف۔ اَلْبَیْت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مدِّ لازم کی تعریف اور اقسام

مدلازم یہ ہے کہ حرفِ مدہ کے بعد سکون اصلی ہو یعنی وقف اور وصل دونوں حالتوں میں قائم رہے۔ مدلازم کی پانچ قسمیں ہیں!

## ۱۔ مدِّ لازم کلمی مخفف

حرفِ مدہ کے بعد سکون اصلی ہو یعنی حرف مدہ اور سکون دونوں ایک کلمہ میں ہوں جیسے آلْئٰنَ اس کو مدلازم کلمی مخفف کہتے ہیں۔ مخفف اس لیے کہ مشدد نہیں۔ لازم اس لیے کہ سکون، وقف اور وصل دونوں حالتوں میں لازم رہتا ہے۔ کلمی اس لیے کہ یہ حروفِ مقطعات میں نہیں بلکہ کلموں میں ہوتا ہے

## ۲۔ مدِّ لازم کلمی مثقل

یعنی حرفِ مدہ کے بعد اسی کلمہ میں تشدید آجائے جیسے دَآبَّۃ۔ مِنْـآمُّوْ اس کو مدلازم کلمی مثقل کہتے ہیں۔ تشدید کی وجہ سے مثقل ہے۔

اب آگے جو مدات کی قسمیں آئیں گی ان کا تعلق حُروفِ مقطعات سے ہے۔

# حُرُوفِ مُقَطَّعَات

حُروفِ مقطعات وہ حروف ہیں جو سورتوں کے شروع میں الگ الگ پڑھے جاتے ہیں۔ جیسے سورۂ مریم کے شروع میں کٓهٰيٰعٓصٓ ایسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کل حروف چودہ ۱۴ ہیں۔ اُن میں سے آٹھ تین حرفی ہیں جو اس قول میں جمع ہیں نَقَصَ عَسَلُکُمْ اور پانچ دو۲ حرفی ہیں جو اس قول میں جمع ہیں۔ حَیٌّ طُهْرٌ ایک الف ہے جس میں مد کا کوئی قاعدہ نہیں۔

ان میں سے جو دو حرفی ہیں ان میں —— حرف مدہ تو ہے لیکن بعد میں مد کا سبب سکون نہیں۔ اس لیے ان میں صرف قصر ہوگا۔ اس کی مقدار صرف ایک الف ہے۔ ان کے بارے میں کوئی قاعدہ نہ ہوا۔

وہ حروف جو تین حرفی ہیں یعنی لام۔ میم۔ نون۔ صاد۔ سین وغیرہ ان میں باقاعدہ مد ہوتا ہے کیونکہ درمیان والا حرف مدہ ہے اور بعد میں سکون بھی ہے

## ۳۔ مدلازم حرفی مخفف

یعنی حرف مدہ کے بعد سکون اصلی ہو اور حروف مقطعات میں سے ہو جیسے قٓ وَالْقُرْاٰنِ میں قٓ ہے۔ صٓ وَالْقُرْاٰنِ میں صٓ (صاد) اس کو مدلازم حرفی مخفف کہتے ہیں۔ حرفی اس لیے کہ حروف مقطعات میں سے ہے۔

## ۴۔ مدّلازم حرفی مثقل

یعنی حروف مقطعات کے تلفظ میں حرف مدہ کے بعد والے حرف پر تشدید ہو جیسے الٓمّٓ میں لام۔ اس کو مدلازم حرفی مثقل کہتے ہیں۔

## ۵۔ مدّلازم لین

یعنی حروف مقطعات کے تلفظ میں حرف لین کے بعد سکون اصلی ہو، جیسے کٓهٰیٰعٓصٓ میں اور حٰمٓ عٓسٓقٓ دونوں میں ع (عین) ہے۔ اس کو مدلازم لین کہتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سورہ آلِ عمران میں الٓمّٓ کے دوسرے میم کو جب لفظ اللہ سے ملا کر پڑھیں گے تو مد کرنا یا نہ کرنا دونوں طرح جائز ہے۔

اس کی پوری تفصیل تحفۃ القراء میں دیکھیں۔

## مقدارِ مدّ کا بیان

مد کے ادا کرنے کے تین طریقے ہیں: طول ١، توسط ٢، قصر ٣

① طول کی مقدار تین الف ہے۔

② توسط کی مقدار دو الف ہے۔

③ قصر کی مقدار ایک الف کے برابر ہے۔

الف کی مقدار دو حرکت کے برابر ہے۔

مدِ متصل اور منفصل میں صرف توسط ہوتا ہے لیکن منفصل میں قصر بھی جائز ہے۔ یعنی متصل میں صرف توسط اور منفصل میں توسط اور قصر دونوں جائز ہیں۔

مدِ لازم کی چار قسموں میں طول ہی طول ہوتا ہے۔ اور مدِ متصل میں وقفاً طول بھی جائز ہے۔

---

مدِ عارض وقفی میں طول۔ توسط۔ قصر تینوں جائز ہیں لیکن پہلا درجہ طول کا پھر توسط اور پھر قصر ــــــ اور مد عارض لین میں تینوں طریقے جائز ہیں پہلا درجہ قصر کا پھر توسط اور پھر طول ــــــ مدِ لین لازم میں طول اور توسط دونوں جائز ہیں۔ قصر ضعیف ہے لیکن اولیٰ طول ہے۔ مدِ اصلی میں صرف قصر ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## چودھواں درس

همزہ وصلی وہ ہوتا ہے جو ابتداء میں ثابت رہے اور درمیان کلام میں حذف ہو جائے۔ ہمزہ وصلی اسم۔ فعل اور حرف تینوں میں آتا ہے۔ اسموں کے شروع میں اَل یعنی لام تعریف کا ہمزہ وصلی ہمیشہ مفتوح پڑھا جاتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ اَلْعٰلَمِیْنَ اسم کے شروع میں ہمزہ وصلی مکسور پڑھا جاتا ہے قرآن مجید میں ایسے سات اسم ہیں۔

① اِبْنٌ جیسے عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ
② اِبْنَةٌ جیسے وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ
③ اِمْرِءٌ جیسے لِکُلِّ امْرِیءٍ مِّنْھُمْ
④ اِثْنَیْنِ جیسے اِلٰھَیْنِ اثْنَیْنِ
⑤ اِمْرَاَةٌ جیسے قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ
⑥ اِسْمٌ جیسے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی
⑦ اِثْنَتَیْنِ جیسے فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ

اگر ہمزہ وصلی فعل میں آرہا ہے تو تیسرے حرف کو دیکھو۔ اگر تیسرا حرف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مکسور یا مفتوح ہے تو ہمزہ وصلی مکسور ہوگا جیسے اِضْرِبْ ۔ اِذْهَبْ ۔ اِسْطَعْ ۔ اِنْشَقَّتْ اگر تیسرا حرف مضموم ہے تو ہمزہ وصلی مضموم ہوگا ۔ جیسے اُنْظُرْ ۔ اُقْتُلْ اگر تیسرا حرف مضموم ہے لیکن ضمہ عارضی ہے تو ہمزہ وصلی مکسور ہوگا جیسے اِمْشُوْا ۔ اِقْضُوْا ۔ اِبْنُوْا ۔ اِیْتُوْا

اِمْشُوْا اصل میں اِمْشِیُوْا تھا ۔ اِقْضُوْا اصل میں اِقْضِیُوْا تھا ۔ اِبْنُوْا اصل میں اِبْنِیُوْا تھا ۔ اِیْتُوْا اصل میں اِیْتِیُوْا تھا ۔

باعتبار ادائیگی

## ہمزہ کی چار قسمیں

| ۴ | ۳ | ۲ | ۱ |
|---|---|---|---|
| ہمزہ محذوفہ | ہمزہ مبدلہ | ہمزہ مسہلہ | ہمزہ محققہ |
| حذف | ابدال | تسہیل | یعنی تحقیق |

### ۱۔ تحقیق

ہمزہ کو شدت اور جہر کے ساتھ پڑھنا جیسے اَمَرَ ۔ سَاَلَ ۔ قُرِیَٔ ءَ اَنْذَرْتَھُمْ ۔ اَرِنَا ۔ اَؤُنَبِّئُکُمْ ءَ اَتَانَا

### ۲۔ تسہیل

ہمزہ کو الف اور اس کے مابین اس طرح پڑھنا کہ نہ تو ہمزہ کی طرح سخت ہو اور نہ ہی الف کی طرح نرم ہو جیسے ءَ اَعْجَمِیٌّ کا دوسرا ہمزہ ۔ امام حفص کی روایت میں سات مقام پر تسہیل ہوئی ہے جن میں سے ایک جگہ پر واجب اور چھ جگہ پر جائز ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سورہ حٰم سجدہ پ ۲۴ کے لفظ ءَ اَعْجَمِیٌّ میں تسہیل واجب ہے اس لیے کہ اس میں تحقیق اور ابدال جائز نہیں۔ اس کے علاوہ باقی چھ مقامات پر تسہیل جائز ہے لیکن ابدال اولیٰ ہے اور قراء کا عمل بھی ابدال پر ہے جیسے ءَ الذّٰکَرَیْنِ دو مرتبہ سورہ انعام میں اور لفظ ءَ اٰلْئٰنَ دو دفعہ سورہ یونس میں اور لفظ ءَ اٰللّٰہُ ایک دفعہ سورۂ یونس میں اور ایک دفعہ سورۂ نمل میں۔

۳۔ ابدال: ہمزہ ساکنہ کا ماقبل کی حرکت کے موافق خالص حرفِ مد سے بدل کر پڑھا جیسے اٰمَنُوْا۔ اِیْمَانًا۔ اُوْتِیَ۔

۴۔ حذف: ہمزہ کا درمیانِ کلام آنے کی وجہ سے اور کسی قاعدہ صرفی کی بنا پر گر جانا جیسے فِی الْاَرْضِ۔ وَالشَّمْسِ۔ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ

# حُروف کی تقسیم

حروف کی دو قسمیں ہیں، اصلیہ اور فرعیہ

## ۱۔ حروفِ اصلیہ

حروفِ اصلیہ وہ حروف ہوتے ہیں جو صرف اپنے مخرج سے ادا ہوتے ہیں۔ الف سے یا تک تمام حروف اصلی ہیں

## ۲۔ حروفِ فرعیہ

وہ حروف ہیں جو دو مخرجوں کے درمیان سے ادا ہوتے ہیں جیسے

تسہیل والا ہمزہ، امالہ والا الف، تفخیم والی لام، اخفاء والا نون، اشمام والی صاد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## پندرھواں درس

وقف کے بارے میں علمائے متقدمین اور متاخرین نے بڑی تاکید فرمائی ہے۔ جب تک طالب علم وقف اور ابتدا میں مہارت حاصل نہ کرلے اس کو سند ہرگز نہ دی جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب کوئی سورۃ نازل ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حرام اور حلال۔ امر و نہی کے ساتھ ساتھ مواقع موقوف کی تعلیم (وقف کے احکام بھی دیتے تھے۔

علامہ دانی رح فرماتے ہیں کہ:

"جب تک قاری اوقاف میں ماہر نہ ہو اس کو تجوید حاصل نہ ہوگی۔ اور دوسرا حدیث ام سلمہؓ کی رو سے ہر آیت پر وقف کرنا سنت ہے لیکن لبعض لوگ آیتوں کے درمیان معنوی تعلق کو دیکھ کر آیتوں کے سروں پر وقف کو صحیح نہیں سمجھتے، یہ غلطی ہے"

"وقف" کے معنی ٹھہرنا لیکن اصطلاح تجوید میں وقف کی تعریف یہ ہے کہ ہر وہ کلمہ جو دوسرے کلمہ سے رسماً جدا ہو اس کے آخر پر سانس لے کر ٹھہرنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وقف کی تین قسمیں ہیں:۔

(۱) وقف بالاسکان (۲) وقف بالروم (۳) وقف بالاشمام

## ۱۔ وقف بالاسکان

کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کر کے وقف کرنا جیسے یَعْلَمُوْنْ ۔ عَالَمِیْنْ

اس کو وقف بالسکون بھی کہتے ہیں۔

## ۲۔ وقف بالروم

رَوم کے معنی ہیں قصد کرنا اور اصطلاحِ قراء میں کلمہ کے آخری حرف پر حرکت کا ایک تہائی حصہ پڑھنا یعنی حرکت کو خفی آواز سے ادا کرنا۔ جس کو قریب والا آدمی سُن سکے۔ یہ زیر اور پیش میں ہوتا ہے۔ جس کلمہ کے آخر میں تنوین ہو وہاں بھی رَوم جائز ہے لیکن صرف ایک حرکت پر ہوگا۔

## ۳۔ وقف بالاشمام

اشمام کے معنی ہیں بُو دینا اور اصطلاحِ قراء میں اشمام یہ ہے کہ کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کر کے فوراً ہونٹوں کو گول کر کے پیش کی طرف اشارہ کرنا تاکہ دیکھنے والا سمجھ جائے کہ اس حرف پر پیش تھی۔ اشمام صرف پیش اور پیش کی تنوین میں ہوتا ہے۔

جس حرف پر رَوم و اشمام کیا ہے اگر وہ مشدد ہے تو تشدید بدستور قائم رہے گی۔

**فائدہ:** مندرجہ ذیل جگہوں پر رَوم و اشمام جائز نہ ہوگا۔

★ ۃ تاء جس کو ھاء کی شکل میں گول لکھتے ہیں۔ اس پر حالتِ وقف میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



روم اور اشمام نہ ہوگا جیسے جَارِيَة . حَامِيَة

★ اور عارضی حرکت پر بھی روم اور اشمام نہ ہوگا جیسے فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ أَنْذِرِ النَّاسَ . میں راء کی حرکت عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ . اور عَلَيْكُمُ الصِّيَام میں میم کی حرکت

★ جس کلمہ کے اخیر پر زبر کی تنوین ہو اس کو حالت وقف میں الف سے بدل دیتے ہیں جیسے مَأْوًى سے مَأْوَا . أَبَدًا سے أَبَدَا . نِسَاءً سے نِسَاءَ یاد رہے کہ وقف رسم الخط کے تابع ہوگا . مثلاً لٰكِنَّا اس میں بحالت وصل الف نہیں پڑھا جاتا مگر وقف میں پڑھا جائے گا .

---

وَلَيَكُونًا مِنَ الصَّاغِرِينَ (سورہ یوسف) لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ (سورہ اقراء) ان دو جگوں میں لَيَكُونًا اور لَنَسْفَعًا میں اگر وقف کیا جائے تو تنوین نہ پڑھی جائے بلکہ الف کے ساتھ وقف کیا جائے . کیونکہ لَيَكُونًا اصل میں لَيَكُونَنْ ہے اور لَنَسْفَعًا اصل میں لَنَسْفَعَنْ ہے . ان دونوں میں نون تنوین خفیفہ ہے اور چونکہ رسم الخط یعنی لکھائی میں زبر کی تنوین کے ساتھ الف بھی لکھا ہوا ہے اس لیے حالت وقف میں نون تنوین کو الف سے بدل کر پڑھیں گے .

تنبیہ : بعض لوگ غلطی سے کلمے کے درمیان وقف کر دیتے ہیں جیسے مِنْهُمْ میں ن پر وقف کر دینا . یہ صحیح نہیں . ایسے ہی حرکت پر وقف کرنا بھی صحیح نہیں اور یہ بھی درست نہیں کہ حرف تو ساکن کر دیا اور سانس نہ توڑا . یہ سب باتیں ایک عالم کے لیے معیوب ہیں .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## سولھواں درس

# اثباتِ الف اور حذفِ الف کا بیان

قرآن مجید میں جہاں بھی لفظ اَنَا آئے۔ اسی طرح لٰکِنَّا جو سورہ کہف میں ہے نیز اَلظُّنُوْنَا۔ اَلسَّبِيْلَا۔ اَلرَّسُوْلَا۔ قَوَارِيْرَا۔ سَلٰسِلَا ان سب کا الف حالتِ وقف میں پڑھا جائے گا اور حالتِ وصل میں نہیں پڑھا جائے گا۔ لیکن لفظ سَلٰسِلَا میں بغیر الف کے وقف جائز ہے یعنی سَلٰسِلْ

---

قرآن مجید میں پانچ جگہ لَا لکھا ہوا ہے لیکن یہ الف پڑھا نہ جائے گا، بلکہ صرف لام پڑھیں گے۔

| | | |
|---|---|---|
| ① لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ | سورہ آل عمران | پ ۴ |
| ② وَلَا اَوْضَعُوْا | سورہ توبہ | پ ۱۰ |
| ③ لَاِلَى الْجَحِيْمِ | سورہ صٰفٰت | پ ۲۳ |
| ④ اَوْلَا اَذْبَحَنَّهٗ | سورہ نمل | پ ۱۹ |
| ⑤ لَا اَنْتُمْ اَشَدُّ | سورہ حشر | پ ۲۸ |

مندرجہ ذیل الفاظ میں الف وصل اور وقف دونوں حالتوں میں نہیں پڑھا جائے گا۔

| | | |
|---|---|---|
| اَوْ يَعْفُوَا | سورہ بقرہ | رکوع ۳۱ |
| اَنْ تَبُوْٓءَا | سورہ مائدہ | رکوع ۵ |
| لِتَتْلُوَا | سورہ رعد | رکوع ۴ |

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | | |
|---|---|---|
| لَنْ نَّدْعُوَا | سورہ کہف | رکوع ۲ |
| وَاَنْ اَتْلُوَا | سورہ نمل | رکوع ۷ |
| لِيَرْبُوَا | سورہ رُوم | رکوع ۴ |
| لِيَبْلُوَا | سورہ محمد | رکوع ۱ |
| نَبْلُوَا | سورہ محمد | رکوع ۴ |

ثَمُوْدَا چار جگہ (سورہ ہود. سورہ فرقان. سورہ عنکبوت اور سورہ نجم)

دوسرا قَوَارِيْرَا — سورہ دہر — رکوع ۱

اسی طرح لفظ مِنْ نَّبَاِیْٔ. مَلَاۡئِهٖ. لِشَاۡئٍ. مِائَةٌ

اَفَائِنْ جہاں بھی آئے اس کا الف نہیں پڑھا جائے گا

سترھواں درس

# سکتہ کا بیان

قرار کی اصطلاح میں سکتہ اس کو کہتے ہیں کہ کلمہ کے آخر میں آواز بند کرکے سانس جاری رکھتے ہوئے تھوڑی دیر ٹھہرنا.

قرآن پاک میں جس جگہ "سکتہ" لکھا ہوا ہو، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بغیر سانس توڑے تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ. سکتہ چار مقامات پر ہوتا ہے.

| | | |
|---|---|---|
| سورہ کہف | وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا سکتہ ○ قَيِّمًا | |
| سورہ یٰسٓ | مِنْ مَّرْقَدِنَا | ○ هٰذَا |
| سورہ قیامہ | مَنْ | ○ رَاقٍ |
| سورہ مطففین | كَلَّا بَلْ | ○ رَانَ |

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مندرجہ بالا مقامات پر ترکِ سکتہ بھی جائز ہے یعنی عِوَجًا قَيِّمًا میں وصلاً اخفاء مع الغنہ پڑھا جائے گا۔ اسی طرح مَنْ رَاقٍ اور بَلْ رَانَ میں ادغام ہوگا۔

# س اور ص

مندرجہ ذیل الفاظ میں سین (س) اور صاد (ص) دونوں طرح پڑھنا جائز ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| يَبْصُطُ | پ ۲ | ع ۱۶ | س پڑھیں گے۔ |
| بَصْطَةً | پ ۸ | ع ۱۶ | س پڑھیں گے۔ |
| الْمُصَيْطِرُوْنَ | پ ۲۷ | ع ۴ | س اور ص دونوں جائز ہیں۔ |
| بِمُصَيْطِرٍ | پ ۳۰ | ع ۱ | ص پڑھیں گے۔ |

اٹھارہواں درس

# بعض ضروری مسائل

○ لَئِنْ بَسَطْتَّ ۔ اَحَطْتُّ ۔ مَا فَرَّطْتُّ ۔ مَا فَرَّطْتُّمْ

ان الفاظ میں ادغام ناقص ہوتا ہے یعنی ط کا ت میں اس طرح ادغام کیا جائے کہ ط کی صفت استعلاء اور اطباق باقی رہے اور ط میں قلقلہ بھی نہ ہو اور ت بالکل باریک پڑھی جائے۔

○ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں ادغام تام اولیٰ ہے یعنی قاف کو کاف بنا کر مشدد ادا کیا جائے اور ادغام ناقص بھی جائز ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



○ نٓ وَالْقَلَمِ ۔ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ میں نون اور سین کے نون کو بعد والی واؤ سے نہ بدلا جائے بلکہ ان دونوں کو اظہار کے ساتھ پڑھا جائے

---

○ سورہ روم رکوع ۶ میں دو مرتبہ ضُعْفٍ اور ایک مرتبہ ضُعْفًا آیا ہے ان تینوں میں امام حفصؒ کے نزدیک ضٍ کا فتحہ اور ضمہ دونوں جائز ہیں

○ یَلْهَثْ ذٰلِكَ اور اِرْكَبْ مَّعَنَا میں اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں۔

○ جو حروف تماثل فی الرسم کی وجہ سے نہیں لکھے جاتے وہ وقف اور وصل دونوں حالتوں میں پڑھے جاتے ہیں جیسے تَلْوٗ۔ یُحْیٖ

○ لفظ لَا تَاْمَنَّا اصل میں لَا تَاْمَنُنَا یعنی دو نونوں سے ہے۔ اس میں پہلے نون پر پیش اور دوسرے پر زبر ہے۔ قرا نے اس کو دونوں طرح سے پڑھا ہے یعنی ادغام سے اور اظہار سے۔

۱۔ ادغام سے

پہلے نون کو دوسرے نون میں داخل کیا جائے جیسا کہ قرآن مجید میں لکھا ہے تو ادغام ہوگا۔ لیکن اس کے لیے اشمام ضروری ہے یعنی غنہ کرتے ہوئے، ہونٹوں کو گول کرنا اور "نا" پڑھنے سے پہلے گولائی کو ختم کر دینا۔

۲۔ اظہار سے

اگر دونوں نونوں کو الگ الگ پڑھا جائے تو اظہار ہوگا اور اظہار کے لیے رَوم ضروری ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ ادغام کے لیے اشمام ضروری ہے اور اظہار کے لیے رَوم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



○ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ

ترجمہ:۔ تو پڑھ جو اتری تیری طرف کتاب اور قائم رکھ نماز

ہر صاحبِ ایمان کا قرآنِ مجید کے ساتھ تین طرح کا رابطہ ہے۔ پڑھنا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا۔

جہاں تک پڑھنے کا تعلق ہے، خواہ سمجھ کر پڑھا جائے خواہ بغیر سمجھے، بہر حال تلاوت بجائے خود ایک عبادت ہے۔ اس سے تعلق باللہ پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود تلاوت کا حکم دیا ہے۔

○ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ○

ترجمہ:۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں جنیک یہی لوگ ایک بڑی تجارت کی توقع رکھتے ہیں جس میں کبھی خسارہ نہ پائیں گے۔

○ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اَفْضَلُ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَا نَبِيٌّ وَّ لَا مَلَكٌ وَّلَا غَيْرُهٗ الخ

ترجمہ:۔ سعید بن سُلیم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی سفارش قیامت کے دن نہ ہوگی۔ نہ کسی نبی کی اور نہ فرشتے کی۔

○ اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّحَدِّثَ رَبَّهٗ فَلْيَقْرَاِ الْقُرْاٰنَ

ترجمہ:۔ تم میں سے جب کوئی اپنے رب سے بات چیت کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ قرآن مجید پڑھے۔ (کنز العمال)

یعنی کلام پاک پڑھنا اپنے رب سے ہم کلام ہونا ہے۔

○ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ قَلْبًا وَعَى الْقُرْاٰنَ

ترجمہ:۔ قرآن پاک کی تلاوت کیا کرو بیشک اللہ تعالیٰ ایسے دل کو عذاب نہیں دے گا جس نے قرآن پاک حفظ کرلیا۔ (کنز العمال)

○ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَاُ كَمَا يَصْدَاُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ (البیہقی)

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو پانی سے زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ پھر کس طرح صاف کیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ موت کو زیادہ یاد کرو اور قرآن پاک کی تلاوت زیادہ کیا کرو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



- أَفْضَلُ عِبَادَةِ أُمَّتِيْ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ

ترجمہ: فرمایا میری امت کی افضل ترین عبادت تلاوت قرآن ہے۔

- اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ

ترجمہ: قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ قیامت کے روز قرآن پاک اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارش بن کر آئے گا۔

# قراء کی فضیلت

- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ فِي الْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید کا ماہر بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

- وَالَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ فَلَهُ أَجْرَانِ (متفق علیہ)

ترجمہ: اور جو قرآن مجید کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اسے دشواری ہوتی ہے اس کو اللہ کریم دگنا اجر عطا فرمائے گا۔

- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُهَا (الترمذی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کے قاری سے کہا جائے گا کر قرآن پڑھتے جا اور اونچے اونچے درجوں پر چڑھتے جاؤ اور ٹھہر ٹھہر کر تجوید کے ساتھ پڑھو جیسے دنیا میں تجوید کے ساتھ پڑھتے تھے تمہارا جنت میں آخری درجہ وہ ہوگا جہاں تم پڑھتے پڑھتے ٹھہر جاؤ گے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (البخاری)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن پاک کو سیکھے اور سکھائے۔

عَنْ اَبِيْ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ: حضرت ابی شعبہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن نے میرے ذکر سے اور سوال کرنے سے مشغول کر لیا (گویا ہر وقت قرآن پڑھتا پڑھاتا رہتا ہے تو) اس کو مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں گا اور کلام الٰہی کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔

عَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا (ابو داؤد - احمد - حاکم)

ترجمہ: حضرت معاذ جہنی سے روایت ہے۔ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے قرآن پاک پڑھا اور اس پر عمل کیا۔ اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی۔ اگر آفتاب تمہارے گھروں میں ہو پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے متعلق جو خود عامل ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## استاذ العلماء شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ صاحب مدنی دام ظلہ

## فاضل مدینہ یونیورسٹی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیر نظر کتاب جماعت کے مایہ ناز قاری اخونا المکرم محمد یحیی حفظہ اللہ رسولنگری کی تصنیف ہے ۔ اپنے عہد کے کبار قراء اور اساطین العلم سے آپ کو شرف تلمذ حاصل ہے اس پر رب العزت کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے "واسجد واقترب" اس نعمت عظیمہ کا بندہ کو اس وقت شدید احساس ہوا جبکہ مدنی زندگی میں زمیلی المکرم ڈاکٹر سعید العزیز القاری کے والد مکرم جیسے عظیم ماہر فن قاری عبد الفتاح رحمہ اللہ کی صحبت کا ایک عرصہ تک اعزاز حاصل ہوتا رہا "واما بنعمة ربك فحدث" جناب موصوف ایک مدت سے لیل و نہار درس و تدریس کے مشاغل میں مصروف ہیں اسی بناء پر سلسلہ شاگردی ملک کے اکناف و اطراف میں ایک جال پھیلا ہوا نظر آتا ہے جس کا احاطہ اس مختصر مجلس میں ممکن نہیں فلشکر اللہ جہوده الطيبة اپنی تجربات و مشاہدات کی روشنی میں آپ نے تجوید کے مشکل اور مغلق مسائل کی آسان ترین انداز میں تفسیر و تعبیر کی سعی فرمائی ہے گویا کہ کتاب اسم بامسمیٰ ہے لہٰذا یہ کتاب اس لائق ہے کہ اسکو مدارس دینیہ میں داخل نصاب کرنے کا اہتمام کیا جائے بلکہ ہر صاحب ذوق کے زیر مطالعہ ہونی چاہیئے۔ "خیر جلیس فی الزمان کتاب" تاکہ قرآنی الفاظ کے مخارج اور صحت لفظی کا التزام کرنا ممکن ہو سکے

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

البتہ کتاب ہذا کی تخریج ایک ضروری امر ہے تاکہ قاری علی وجہ البصیرت اس سے مستفید ہو۔ امید ہے صاحب موصوف اسکی طرف التفات فرمائیں گے۔ رحم اللہ عبدا قال آمینا

الراقم۔۔ العبد الفقیر الی العزیز القدیر

ثناء اللہ بن عیسیٰ خان مدنی ۔ لاہور ۔ ۱۰/۲۷ / ۱۴۱۱ھ یوم الاحد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# خطیبِ اسلام حضرت مولانا قاری عبدالخالق رحمانی آف کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مولانا قاری محمد یحییٰ رسولنگری کو جنہوں نے قرآن کریم کی صحیح خدمت کر کے تجویدی کارنامہ انجام دیا۔ ان کی بابرکت ذات کے سبب پنجاب میں سینکڑوں قراء تیار ہوئے اور کئی ایک مدارس تعلیم قرآن و تجوید و قراءت کے کھولے ہوئے ہیں اور خود بھی "جامعہ عزیزیہ دارالقراء" کے نام سے بہت بڑا مدرسہ چلا رہے ہیں۔ اور جس کا فیض عام ہے اور جوق درجوق شائقین اس چشمۂ رحمت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

موصوف نے "رحمانی قاعدہ" کے نام سے ایک قاعدہ ابتدائی طلبہ کے لیے تصنیف فرمایا جس کو قبولیت کا درجہ عطا ہوا۔ اب دوسری کوشش آپ کے سامنے "اسہل التجوید" پیش ہے اس میں تجوید کے تقریباً سارے مسائل سہل طریقے سے اس طرح بیان کیے گئے ہیں کہ اس کتاب کو اگر مدارس میں بطور نصاب شامل کر لیا جائے تو دوسرے مختلف رسائل سے بے نیازی ہو جائے گی اور بڑی آسانی سے تجویدی مسائل حل ہو جایا کریں گے۔

میں تمام ناظمین اور مہتممینِ مدارس سے اپیل کروں گا کہ اس کتاب کو داخل نصاب فرما کر قرآن پاک کی خدمت کی سعادت سے ہمکنار ہوں۔

والسلام

عبدالخالق رحمانی غفرلہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



استاذی استاذ القراء

## حضرت مولانا قاری محمد حبیب اللہ صاحب کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم: کتاب اسہل التجوید کو دیکھا جو کہ عزیزم قاری محمد یحییٰ رسولنگری سلمہ اللہ، ناظم دار القراء جامعہ عزیزیہ ساہیوال کی تالیف ہے۔

اس کتاب میں تجوید کے بنیادی اور ضروری قواعد بڑی عمدگی وجامعیت اور اختصار سے بیان کیے گئے ہیں۔ جس کے مطالعہ سے قواعدِ تجوید میں ان شاء اللہ اچھی خاصی مہارت پیدا ہو جائے گی۔ امید ہے کہ یہ رسالہ علماء اور طلباء کے لیے یکساں مفید ثابت ہوگا۔ اور عوام الناس بھی اس سے مستفید ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ باری تعالیٰ اس کو نافع اور مقبولِ خلائق اور مؤلف کے لیے سرمایۂ نجات بنائے۔ آمین یارب العالمین!

محمد حبیب اللہ خادم القرآن والتجوید
مدرسہ تجوید القرآن
ایچ بلاک۔ نارتھ ناظم آباد۔ کراچی

۱۹۔ ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ
۲۱ نومبر ۱۹۷۵ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# استاذی وشیخ القراء حضرت مولانا قاری اظہار احمد صاحب تھانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

رسالہ "اسہل التجوید" کی کاپیاں پڑھیں اور کہیں کہیں مولف سلمہٗ کو کچھ ترمیمی و اصلاحی مشورہ دیا ہے جس کو انہوں نے قبول کیا ہے۔

بہر حال اس لحاظ سے یہ رسالہ عمدہ ہے کہ زبان صاف ہے تشریح میں طلبہ پر شفقت کے جذبہ سے خوب حوصلہ کے ساتھ عنوان و ترتیب کے علاوہ مسئلہ کی تسہیل کی گئی ہے

کتابت عمدہ ہے۔ کاغذ اور طباعت میں بھی امید ہے کہ اعلیٰ معیار کو قائم رکھا جائے گا۔

اس طرح یہ کتاب امید ہے کہ ابتدائی طلبہ کے لیے مفید ثابت ہوگی۔ مسائل الحمد للہ کافی حد تک صحیح ہیں۔

العبد اظہار احمد تھانوی

صدر شعبہ تجوید و قرات مدرسہ تجوید القرآن

موتی بازار لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# الشیخ القاری نذیر احمد صاحب مدنی فاضل مدینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!

بڑی مدت سے خواہش تھی کہ فن تجوید میں ابتدائی طلباء کے لیے ایسا آسان رسالہ ہو جو سہل ہونے کے ساتھ ساتھ مسائل ضروریہ پر حاوی ہو اور ہر طرح کی پیچیدگیوں سے مبرا ہو۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اخی المحترم مولانا قاری المقری محمد یحییٰ رسولنگری ناظم دار القراء جامعہ عزیزیہ ساہیوال کو کہ انہوں نے باوجود کثیر المشاغل ہونے کے بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے اس دیرینہ خواہش کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

موصوف کی خدمات فن تجوید میں مسلمہ ہیں اور موصوف اس سے قبل سلسلہ تعلیم القرآن میں ابتدائی بچوں کے لیے رحمانی قاعدہ تصنیف کر چکے ہیں جو بفضلِ تعالیٰ قبول عام ہو چکا ہے اور اکثر مدارس میں داخل نصاب ہے۔

آپ کی تازہ تصنیف فن تجوید میں ہے اور سلسلہ تعلیم القرآن کی دوسری کڑی ہے احقر نے کتاب ہذا کو اول تا آخر دیکھا، ماشاء اللہ کتاب فن تجوید میں جامع ہے۔

اللہ تعالیٰ مصنف محترم کو جزائے خیر دے اور آپ کی اس خدمت کو قبول فرما کر کتاب کو شرف قبول عطا فرمائے اور شائقین فن تجوید کے لیے نافع بنائے۔ آمین

خادم القرآن والتجوید: نذیر احمد مدنی۔ سعودی عرب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# اسوۃ الصلحاء، حافظ محمد یحیٰی عزیز ○ میر محمدی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُمتِ مسلمہ کا ایمان ہے کہ کتبِ الٰہیہ میں سب سے اعلیٰ و افضل قرآن مجید ہے۔ جس افضل ترین آواز میں مخلوق تک پہنچانا خدا تعالیٰ کو محبوب ہوا وہ امام الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لب ولہجہ ہے۔ جس طرح قرآن فہمی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ معانی ہی معتبر ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح وہی اندازِ تلاوت مقبول ہے جسے خود خدا نے منتخب کیا۔ فنِ تجوید دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لب ولہجہ کو محفوظ کرنے کا نام ہے۔ علمائے امت نے جن علومِ قرآن کی تحصیل و اشاعت میں عمریں صرف کی ہیں ان میں تلفظِ قرآن کے آداب و محاسن کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور جن بزرگوں نے اس عظیم فن کو عجمیوں کے لیے آسان کرنے کی محنت فرمائی ہے ان میں قاری محمد یحییٰ صاحب ناظم جامعہ عزیزیہ دار القراء ساہیوال بھی مبارکباد کے لائق ہیں جنہوں نے ایک مختصر مگر جامع رسالہ عام فہم اردو میں لکھ کر اہلِ زبان پر عظیم احسان فرمایا ہے۔ ہمارے دینی مدارس میں علم تجوید پر توجہ کی اشد ضرورت ہے ابتدائی کلاسوں میں مذکورہ رسالہ داخل نصاب کر لیا جائے تو انشاء اللہ یہ ضرورت باحسن طریق پوری ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ قاری صاحب کی کوشش کو مبارک اور مقبول بنائے اور امت کو اس سے استفادہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔

محمد یحیٰی عزیز میر محمدی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

## شعبہ جات

# جامعہ عزیزیہ ومدرسہ اسماء للبنات

① تحفیظ القرآن الکریم

② تجوید وقراآت سبعہ وعشرہ

③ دراسات علوم اسلامیہ

④ ادارہ تبلیغ اور تصنیف وتالیف

⑤ وفاق المدارس السّلفیہ


منجانب:

**چودھری حاجی محمد صدیق**

رئیس: جامعہ عزیزیہ پل بازار ساہیوال پاکستان

Ph:0441-221765


م